Advance Social Science Archives Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.2 No.4, Oct-Dec, 2024. Page No. 23-29
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A RESEARCH STUDY ON THE METHODOLOGY AND STYLE OF THE AN NABI -UL- KHATIM (PBUH)

Dr. Tahira Batool	Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology,
	Email: tahira.batool@kust.edu.pk
Ghazanfar Abbas	M. Phil scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
	Email: ghazanfar1514@gmail.com

ABSTRACT

Manzar-e-Ahsan Gilani, born into a noble Sayyid family, is renowned for his significant contributions to Urdu literature, particularly in the field of Seerat (biography of the Prophet Muhammad ﷺ). Gilani's important work, *Al-Nabi Al-Khatam*, is notable for introducing a unique style to Urdu Seerat literature. He skillfully interwove historical events, past religions, and references to notable personalities, creating a rich narrative. The book employs a variety of literary styles, including narrative, dialogue, and poetic elements, which enhance its appeal. Gilani's approach combines historical accuracy with literary artistry, providing a comprehensive view of the Prophet's life, emphasizing his moral character, social role, and religious mission. His writing style is characterized by simplicity and clarity, allowing readers to engage deeply with the content. Gilani also utilized a polemical style, responding to contemporary debates within the Muslim community and countering criticisms with well-researched arguments from Islamic texts. His incorporation of metaphor and simile adds to the beauty of his prose, making complex ideas accessible and relatable. In summary, Manzar-e-Ahsan Gilani's *Al-Nabi Al-Khatam* stands out as a pioneering work in Seerat literature, merging literary finesse with rigorous scholarship. It not only reflects the Prophet's exemplary life but also serves as a response to the theological challenges of his time, ensuring its relevance for future generations.

Keywords: Research Study, Methodology, Style, Nabi -ul- Khatim (PBUH)

مناظر احسن گیلانی اور النبی خاتم ﷺ کا تعارف.:

مناظر احسن گیلانی کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ کی ولادت یکم اکتوبر1892ء کو ضلع نالندہ کے ایک گاؤں گیلانی میں ہوئی۔ آپ کو ابتدا میں آپ کے والد اور چچانے تعلیم دی۔[1] ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مدرسہ خلیلیہ سے فقہ، منطق، ادب، فلکیات اور ریاضی کو پڑھا۔ اس کے بعد آپ نے دارالعلوم دیوبند سے علم حاصل کیا۔[2]

تعلیم حاصل کرنے کے بعد معاش کے حصول کے لئے ٹونک کارُخ کیا۔ پہلے آپ کو فہرست سازی کا کام کتب خانے میں دیا گیا۔ دوماہ کے بعد مدرس مقرر ہوا۔ مدرسہ خلیلیہ کو چھوڑ کر حیدرآباد دکن اور پھر دیوبند چلے گئے۔ وہاں آپ نے القاسم والرشد میں مضمون نویسی کرنا اور درس و تدریس کی۔[3] 1920 کو آپ عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ دینیات میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ بعد میں آپ پروفیسر اور آخری دنوں میں شعبہ دینیات کے صدر مقرر ہو گئے۔ آپ 31 مارچ 1949ء کو ریٹائر ہو گئے۔[4] آپ دل کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے اور اسی مرض سے آپ کی وفات واقع ہو گئی۔ بہت سے علماء کرام آپ کے نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔[5] آپ نے 5 جون 1956 کو وفات پائی۔ نماز ظہر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھایا گیا اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔[6]

مولانا گیلانی نے" النبی الخاتم "کو لکھ کر اردو سیرت نگاری میں نئے منہج اور اسلوب کی بنیاد رکھی۔ آپ نے سیرت النبی پر بہت ہی عمدہ کتاب لکھی۔ اس کتاب میں آپ نے ماضی کے مذاہب، تاریخی واقعات و حوادث اور اس کے ساتھ ساتھ نامور شخصیات کی طرف جابجا اشارات و کنایات سے کام لیا ہیں۔

ابو الحسن علی ندوی نے النبی الخاتم کے بارے میں لکھتے ہیں:

"میں نے اپنی ساری عمر میں سیرتِ نبوی میں "رحمت العالمین اور النبی الخاتم" سے زیادہ مؤثر کتاب نہیں پڑھی۔[7]

علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

"کہ النبی الخاتم ایک گلدستہ، عقیدت ہے۔ جس سے مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کے عقیدت مند، قلم نے سجایا ہے۔ اس میں مولانا نے اپنے خاص والہانہ، رنگ میں سیرتِ پاک کے واقعات کو ایک خاص انداز و ترتیب، کے ساتھ پیش کر کے نہایت لطیف، نتائج پیدا کئے ہے"۔[8]

النبی خاتم ﷺ کا منہج و اسلوب

1)النبی خاتم ﷺ کے مآخذ و مصادر:

النبی خاتم ﷺ میں آپ نے مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا:

i)قرآن مجید

ii)ہندوستان از منہ وسطیٰ، شائع کردہ ہندوستانی اکیڈمی آلہ آباد

iii)خطبات احمدیہ، سرسید احمد خان

iv)شرح مواہب للدنیہ، الزرقانی

v)شفاء قاضی عیاض

vi)مراۃ الصدق، مصنف پادری بیڈلی، مترجم مسٹر نکلسن

vii)انجیل

viii)انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا

ix)صحاح ستہ

x)فجر الاسلام، ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری

xi)روض الانف فی تفسیر السیرۃ النبوۃ، سہیلی

xii)سیرۃ النبیؐ، علامہ شبلی نعمانی

الفوز الکبیر، شاہ ولی اللہ دہلوی[9]

2)اسلوب:-

مولانا کے طبیعت کی قدرتی بے پرواہی کی سبب پر تصنیفی تجویز کو ترتیب کے ساتھ مضامین نہیں پائے جائے۔ وہ زیادہ تر لکھتے لکھتے اپنی اصل مضمون سے ادھر ادھر جاتا ہے۔ اور قانونی تکرار میں چلے ہیں۔ اس وجہ سے وہ جملوں کی مناسب نشست و بر طرف کے بھی لاجواب نہیں ہیں۔ کئی دفعہ عبارت کے بیچ میں جملہ اعتراض شروع کیا۔ اور وہ اتنا لمبا ہو گیا کہ جملے کا رہ جانے والا حصہ کہیں درمیان سانس اکھڑ گیا۔[10]

ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے "النبی الخاتم" پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"ایک نیا اسلوب، جو بیسویں، سنچری میں سیرت نگاری میں پیدا ہوا۔ وہ سیرت کا ادیبانہ، اسلوب تھا۔ یہ انداز میرے زمانے سے شروع ہوا۔ اور اس انداز کے کتابیں اردو کے ساتھ ساتھ عربی میں لکھی گئی۔ ادبی انداز سیرت کا بہت اچھا نمونہ اور سب سے دل چسپ و البیلی کتاب جو اس موضوع پر ہے۔ وہ ایک کتاب جو برصغیر کے، بزرگ، مناظر احسن گیلانیؒ کی ہے۔ "النبی الخاتم"، کے نام سے مولانا نے ایک مختصر سی کتاب لکھی۔ کوئی بھی ترتیب نہ واقعات میں پائی

جاتی ہے۔ اور نہ کوئی نئی تحقیق بظاہر اس میں پائی جاتی ہے۔ اور قارئین کو، ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ گویا ایک عجیب انداز سے لکھنے والا دل، کی دنیا، میں بیٹھ کر لکھ رہاہے"۔[11]

سید سلیمان ندویؒ نے النبی الخاتم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایاہے:

"گلدستہ عقیدت جو کہ ایک النبی الخاتم ہے۔ جسے عقیدت مندی کے ساتھ مولانا مناظر احسن نے قلم نے سجایاہے۔ اس میں سیرت پاک کے واقعات کو مولانا نے اپنے خاص والہانہ رنگ میں اور خاص انداز ترتیب کے ساتھ پیش کرکے بہت ہی خوبصورت نتائج پیدا کئے ہیں۔ اپنے طرز کی حیثیت سے یہ ایک منفرد کتاب ہے۔ مولانا نے تاریخی، واقعات کو وارفتگی بیان کے ساتھ اس طرح نبھایا، گیاہے۔ کہ ارباب وجد اور ناقد مؤرخین دونوں اپنے اپنے ذوق، کے مطابق لطف، اٹھاسکتے ہیں۔ اس سادہ اور صاف، زبان مگر صنائع، لفظی سے بھرا ہوا ہے۔[12]

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے النبی الخاتم پر تاثرات یہ ہیں:

"غالباً سب سے پہلے مولانا گیلانیؒ کی تصنیفات میں سے "النبی الخاتم" پڑھی۔ مولانا گیلانیؒ نے کتاب کو عجیب البیلے انداز میں لکھی گئی ہے۔ عقل و جذب کی لطیف امیزش، صحف سماوی کا انداز بیان، عشاق کی مستی اور وارفتگی، خطیبوں کا جوش و برجستگی اس کے ساتھ ساتھ حسب معمولی معمولی اور مشہور واقعات اور قارئین مصنف سے سرعت و کثرت کے ساتھ
شکایت کرنے لگتا ہے۔[13]

3)طرزِ تحریر

مولانا گیلانیؒ کا طرزِ تحریر نہایت پُرکشش، موثر، جاذب نظر اور قارئین کو اپنے اندر جذب کرلینے والی ہے۔ اور اندازِ بیان نہایت سادہ، سلیس اور عام فہم ہے ۔ گیلانیؒ کی سلاست و روانگی، شستگی و ہمواری، اور انتہائی صفائی کے ساتھ کسی چیز کو بیان کرنا ان کی تحریروں میں چار چاند لگا دیتی ہے. اگر قاری پڑھے تو پڑھتا ہی چلا جائے، ختم کرنے کا نام ہی نہ لے مثلاً ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"آنے، والے تو ہمیشہ اس وقت آتے ہیں، ان میں آتے ہیں، جب جانے، والے جاچکے ہیں لیکن ایسے آنے والا اس شان، کے ساتھ آیا کہ بجائے جانے، کے وہ آگے بڑھتا ہی رہا، بڑھ رہاہے، گنجائش ہی کیا ہے کہ اس کی جگہ دوسرا آئے"[14]

یوں آنے کو سب ہی آئے سب میں آئے سب جگہ آئے بڑی گھٹن گھڑی میں آئے پر کیا کیجئے ان میں جو بھی آیا جانے ہی کے لیے آیا پر ایک، اور صرف ایک جو آیا، اور آنے ہی کے لیے آیا، وہی جو آنے کے بعد پھر کبھی نہیں ڈوبا، چپکا اور چمکتا ہی چلا جا رہا ہے، بڑھتا اور بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے، چڑھتا اور چڑھتا ہی چلا جارہاہے،،

3)جامع انداز

مناظر احسن گیلانی نے اپنی کتاب میں "النبی الخاتم" میں آپ نے سیرت کے واقعات کو تفصیل سے بیان کرنے کے بجائے مختصر ااور جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ آپ نے واقعات کے نتائج پر بحث کی ہے۔ تاکہ اصل مقصد لوگوں کے سامنے آجائے۔ آپ نے جامعیت اور اکملیت کے ساتھ سیرت کے واقعات کو بیان کیا۔ آپ نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور شخصیت کا جامع جائزہ پیش کیاہے۔ انہوں نے سیرت النبی ﷺ، کے مختلف پہلوؤں، جیسے کہ نبی اکرم ﷺ کے اخلاق، معاشرتی کردار، اور دینی رسالت جامع انداز میں بیان کیا ہے، جس سے ایک مکمل تصویر پیش کی جاتی ہے۔

4)تاریخی تسلسل:

کتاب میں تاریخی واقعات اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو وقت کی ترتیب میں پیش کیا گیاہے، جس سے مطالعہ کرنے والے کو ایک واضح اور تسلسل کے ساتھ تاریخ کا مشاہدہ ملتاہے۔ مناظر احسن گیلانی" النبی الخاتم" میں آپؐ کی مکی اور مدنی زندگی کو تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

5) تفسیر اور تشریح :انہوں نے اسلامی علوم کی تفسیر اور تشریح کو بھی شامل کیاہے، جس سے پیچیدہ مسائل کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیاہے اور قارئین کو سمجھنے میں آسانی فراہم کی گئی ہے۔ مناظر احسن گیلانی "النبی الخاتم" میں قرآنی آیت کے ساتھ ہی اس کی تشریح بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسے وہ تحویل کعبہ کے بارے میں سورہ البقرہ کی آیت نمبر 150 بیان کرتے ہیں اور پھر مسلمانوں کو مسجد حرام، یعنی کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم، کی مکمل تفصیل بیان کرتے ہیں۔[15]

6)ادیبانہ اسلوب سیرت نگاری:۔

مناظر احسن گیلانی نے سیرت کے واقعات کو خالص ادیبانہ اسلوب میں مرتب کیا ہے۔ انہوں نے ان کو حکایت، نظم، مکالمہ، اور کہاوت کے منہج میں، بیان کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں ادبی ذوق پیدا ہو جائے تاکہ لوگ سیرت کے مطالعہ پر آمادہ ہو جائے۔ سب سے پہلے ادیبانہ اسلوب پر فارسی میں کتاب لکھی گئی۔ زیادہ وقت کے بعد عربی میں شروع ہو گی۔ اس طرح کئی ہزار اشعار پر مبنی قصائد و نظمیں اردو زبان میں بھی لکھی گئی۔[16]

مناظر احسن گیلانی، کی کتاب "النبی الخاتم" میں ادیبانہ اسلوب کی کئی اہم خصوصیات بیان ہوئی ہیں جو ان کے علمی و ادبی مقام کو واضح کرتی ہیں۔ گیلانی نے آپ ﷺ کی سیرت کو تاریخی اور ادبی تناظر میں بیان کیا ہے، جس سے ان کی تحریر میں ایک علمی گہرائی اور ادبی چاشنی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کا تحریری انداز شاعرانہ اور جذباتی ہے، جو کہ ان کی تحریروں میں خوبصورتی اور تاثیر کو بڑھاتا ہے۔ ان کی تحریریں عام الفاظ کی بجائے ماضی کی شاعری اور فصاحت و بلاغت کے عناصر سے آراستہ ہوتی ہیں۔ ان کی نثر میں مواد کی جامعیت کو برقرار رکھا گیا ہے، جو کہ ادبی تحریر کی بنیادی خصوصیت ہوتی ہے۔ مولانا گیلانیؒ نے اپنی کتاب "النبی الخاتم" میں سیرت النبیؐ کو ادیبانہ انداز میں بیان کی ہے۔ اس میں آپ نثر اور اشعار کا استعمال کرتے ہیں۔ جس کی مثال درج ذیل ہیں:

"جو باطل پرودگاروں، کی بندگی سے مسجود ملائکہ۔ کی ذریت کو رستگاری بخشنے آیا تھا اس کے دعوی کا تجربی، ثبوت اس شکل میں کس درجہ بے نقاب ہو کر آیا۔ جب وہ اسی سرزمین، سے سر اٹھا کر دنیا کو دعوت دیتا ہے۔ کیا اس کے دعوی سے زور، اس سے پید ہوتا ہے۔ کہ وہ کشمیر کی، گلریز کیاریوں، سوئٹزرلینڈ، کی نزہت انگیز وادیوں، شام کے فواکہ خیز باغوں، سے عالم کو پکارتا ہے کہ

جو نظر آتے ہیں نہیں اپنے

جو ہے اپنا نظر نہیں آتا[17]

7) مناظرانہ اسلوب سیرت نگاری:۔

مناظر احسن گیلانیؒ مناظرانہ اسلوب سیرت نگاری میں استعمال کیا۔ چونکہ ہندوستان پر انگریز قابض تھے۔ مختلف فرقوں میں مسلمانوں کے مسائل پیدا ہونے لگے۔ حدیث اور سیرت سے ہر فریق نے اپنے نقطہ نظر کی تائید میں استدلال کیا۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں۔

" اس سے مراد وہ اسلوب تھا۔ جو مسلمان مسالک یا مدارس فکر کے درمیان مناظروں کی وجہ سے وجود میں آیا۔ ان مناظروں کے نتیجے میں مسلمانوں میں مختلف واقعات کے تعبیر اور لوگوں نے سیرت میں مختلف رائے اپنے اپنے نقطہ نظر کی مطابق کی۔ اور دوسروں کی نقطہ نظر پر تنقید کی۔ اور تعبیر میں اپنے نقطہ نظر کی تائید میں دلائل دیئے۔[18]

بہت ساری کتب مناظرانہ اسلوب میں موجود ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جتنی بھی کتب سیرت برصغیر میں لکھی گئی ہیں۔ اور اس میں مناظرانہ اسلوب کثیر تعداد میں موجود تھی۔ اختلافی مسائل میں سیرت نگاروں نے جو کتب تحریر کیں ان میں مناظرانہ اسلوب کو اختیار کیا اور مضبوطی کے لئے اپنے موقف کے دلائل پیش کرتے ہے۔ جس میں مقام رسول اللہ اور دیگر اختلافی مسائل کو نمایاں کرتے لکھی جانے والی جملہ کتب شامل ہے۔[19]

"النبی الخاتم" میں مناظرانہ انداز کی خصوصیات قابلِ توجہ ہیں، جو ان کی تحریر کو علمی و ادبی اعتبار سے ایک منفرد مقام عطا کرتی ہیں۔ گیلانی نے اپنے مناظرانہ انداز میں قرآن و حدیث اور دیگر مستند اسلامی متون سے دلائل اور شواہد فراہم کیے ہیں۔ یہ دلائل نہ صرف سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کے مختلف پہلوؤں کو ثابت کرتے ہیں بلکہ مخالف نظریات کا جواب بھی دیتے ہیں۔ گیلانی نے مختلف مکاتب فکر کی آراء کا جائزہ لیا ہے اور ان کے حق میں یا خلاف دلائل پیش کیے ہیں۔ مناظرانہ انداز میں گیلانی نے مختلف مخالف نظریات اور تنقیدات کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف ان نظریات کا تجزیہ کیا بلکہ ان کی کمزوریوں کو بھی اجاگر کیا، اور اسلامی نقطہ نظر سے ان کا جواب دیا ہے۔ مناظرانہ انداز میں قائل کرنے کی صلاحیت بھی اہم ہے، اور گیلانی نے اپنی تحریر میں مناظرانہ انداز میں قائل کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی دلائل، شواہد اور منطقی استدلال کے ذریعے قارئین کو اپنے نقطہ نظر کی طرف مائل کروانا چاہا ہے۔ "النبی الخاتم" میں مناظرانہ انداز کی مثالیں ان کی دلیل اور استدلال کی مہارت کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس کتاب میں، گیلانی نے آپؐ کی خاتمیت کے موضوع پر مختلف دلائل پیش کیے ہیں۔

مثال کے طور پر، گیلانی اس چیز کو بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کی خاتم نبوت کا عقیدہ قرآن اور سنت سے ثابت ہے۔ وہ مختلف قرآنی آیات اور حدیثوں کو بیان کر کے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت محمد ؐ کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔[20]

8) خطیبانہ انداز:۔

مولانا گیلانیؒ نے سیرت النبیؐ کو خطیبانہ انداز میں بیان کی ہے۔ وہ بہترین خطبہ کے انداز میں بیان کرتے ہیں۔ گیلانی نے "النبی الخاتم" میں مختلف خطیبانہ عناصر کا استعمال کیا ہے وہ "اے امت مسلمہ!" جیسے الفاظ سے براہ راست مخاطب کیا گیا ہے، وہ جذباتی وفکری اپیل اور عملی ترغیب دیتے ہیں۔ گیلانی اپنی تحریر میں جذبات، دلائل، اور اخلاقی پہلوؤں کو ایک جامع اور موثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے خطیبانہ انداز کی ایک مثال یوں بیان کرتے ہیں:

"دیکھو! جس طرح، وہ ایسے ملک میں، پیدا ہوا تھا جس میں کچھ نہیں تھا اسی طرح یہ قدرت ہی کی طرف کی بات تھی- کہ جس قوم میں یہ پیدا ہوا، اس کے پاس بھی کچھ نہیں تھا۔ وہ اس کا، دماغ، اس کا، دل، اس کی طبیعت، اپنی قوم سے کیا لیتی، جب کہ خود انہی کے، پاس کچھ نہیں تھا اور اگر کچھ تھا، بھی تو وہ باہر کا حال تھا۔ وہی اس کے اندر کی کیفیت تھی، بلکہ شاید ان کے دل، ان کے پہاڑوں، سے زیادہ سخت، ان کے دماغ، ان کے میدانوں، سے زیادہ چٹیل تھے۔[21]

9) موازنہ ومقارنہ:-

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے موازنہ اور مقارنہ کا انداز کتاب "النبی الخاتم" میں اختیار کیا ہے۔ تورات اور انجیل پر مصنف کو بہت مہارت تھی۔ اور انہیں عیسائیوں کے مناظرانہ پہلوؤں کا اچھی طرح علم تھا۔ ختم نبوت کو بڑے دلائل کے ساتھ مولانا گیلانیؒ نے النبی الخاتم میں ثابت کیا ہے:

لوگوں نے جھوٹے انبیاء کو پیدا ہوتے ہوئے جھٹلا دیا۔ دھتکار کر دیا۔ اور بقول مولانا گیلانیؒ انہیں بڑھکتی ہوئی گھاس کے راکھ کے مانند اس کو وہیں بٹھا دیا۔ یہ چودہ سال کا تجرباتی مشاہدہ حالانکہ ایسا دور اس سے پہلے تاریخ کا نہیں گزرا کہ کوئی نبی چار پانچ کے اندر آیا نہ ہو اور نہ اسکی ضرورت پیدا ہوئی ہو، نبوت و رسالت کے سلسلے، میں یہ پہلی منادی، تھی۔ کہ اب آسمان کا پیغام، لے کر زمین والوں کے پاس، کوئی نہیں آئے گا۔ یہی وجہ ہیں کہ ختم نبوت کی سنگین مہر، سے جو بھی ٹکراتا ہے۔ وہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔[22]

10) عقلی ونقلی دلائل: ایک جامع تجزیہ

گیلانی نے "النبی الخاتم" میں مختلف واقعات کو عقلی و نقلی دلائل سے جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔ کتاب کے ابتدا میں پیش لفظ میں اثباتِ رسالت پر زبردست تبصرہ فرمایا گیا ہے کس کی رسالت پائدار و دائمی ہے؟ دلائل عقلیہ و نقلیہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ کیا صرف آقا ﷺ کی نبوت و رسالت ہی دائمی اور ابد الآباد ہے یا سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت بھی دیرپا ہے؟ آقا ﷺ اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت وحالات من وعن، حرف بحرف اور صحیح معنوں میں محفوظ ومامون اور پائدار ہے، یالا محالہ طور پر اس میں تحریف و تغیر اور کانٹ چھانٹ کی غیر مناسب حرکتیں بھی ہونی شروع ہو گئی ہیں، یا ہو چکی ہیں؟ جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام پر کتابوں اور صحیفوں کا نزول ہوا، سب کی کتابیں زندہ و دائمی اور دوسروں کے لئے آج بھی رہنمائے عمل، قابل اعتماد، اور ثقہ کی حیثیت رکھتی ہیں، یا نہیں؟ مزید بر آں کتاب کے آغاز میں ہی مصنف نے بھی دنیا میں موجود مختلف مصنوعی وخود ساختہ ہر ادیان کی مختصر تاریخی روایات کی حقیقت کو جلی لفظوں میں ظاہر کیا ہے۔ اور چند قابل غور و تعجب سوالات کے جوابات طلب فرمایا ہے شاید کہ جواب مل پائے؟ الغرض اِس کتاب میں اس قسم کے تمام سوالات کے مختصر صحیح اور تشفی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور کس کی رسالت پائدار و دائمی ہے؟ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے بیان کیا ہے۔[23]

11) استعارات وتشبیہات:-

مولانا گیلانیؒ نے کتاب "النبی الخاتم" میں استعارات و تشبیہات کے اسلوب کو بیان کیا ہے۔ مولانا گیلانیؒ نے استعارات و تشبیہات کے اسلوب کو بہت خوبصورتی سے استعمال کیا ہے ان کی تشبیہات اور استعارات نہ صرف قاری کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں بلکہ کتاب کو ایک جمالیاتی اور معنوی حسن بھی عطا کرتی ہیں۔ جس کی کئی امثال یہ ہیں۔

1۔ نور کی تشبیہ

کتاب میں نور کی تشبیہ بار بار استعمال کی گئی ہے، تاکہ آپ ﷺ کی روحانی روشنی اور رہنمائی کو اجاگر کیا جاسکے۔ نور کے ذریعے مولانا گیلانیؒ نے، نبیؐ کی نبوت کی روشنی اور ان کے، پیغام کی وسعت کا بتایا ہے۔[24]

2۔ سورج اور چاند کی استعارات

بعض مقامات پر مولانا گیلانیؒ نے سورج اور چاند کی استعاراتی زبان استعمال کی ہے، جہاں نبی اکرم ﷺ کو سورج کے مانند بیان کیا ہے، جو روشنی اور ہدایت کا منبع ہے، اور نبوت کی خاتمیت کو چاند کے مدھم ہونے کے عمل سے تشبیہ دی گئی ہے۔[25]

3۔ پھولوں اور باغات کی تشبیہات

روحانیت اور نبوت کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے پھولوں اور باغات کی تشبیہات دی گئی ہیں۔ اس طرح کی تشبیہات نبی اکرم ﷺ کی، شخصیت کی، لطافت اور ان کی، تعلیمات کی خوشبو کو ظاہر کرتی ہیں۔[26]

نتائج

مولانا مناظر احسن گیلانی نے کتاب "النبی الخاتم" میں مختلف منہج واسلوب کو پیش کیا ہے۔ آپ نے ادیبانہ، مناظرانہ اور خطیبانہ انداز اور موازنہ ومشاہدہ کا اسلوب اختیار کیا ہے ۔ آپ نے جگہ جگہ پر اشارات وکنایات اور استعارات وتشبیہات کو بھی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ نے کتاب "النبی الخاتم" اختصار وجامعیت کا فن بھی اپنایا ہے۔

مولانا گیلانیؒ نے بہترین طریقے سے سیرت النبی کو بیان کیا ہے۔ مولانا نے مکی اور مدنی زندگی کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے سیرت کی اہمیت وضرورت کو بیان کیا ہے۔ سیرت نگاری میں مولانا گیلانیؒ نے مختلف مناہج واسالیب اختیار کیا ہے سیرت مبارکہ میں مولانا گیلانیؒ نے ادبی پہلو کو بھی اجاگر کیا ہے۔ انہوں ادبی پہلو کو بھی خوبصورت انداز سے اپنایا ہے۔ اس کے ادیبانہ انداز میں نثر اور اشعار کو شامل کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خطیبانہ انداز میں بھی کوئی کسر چھوڑ نہیں ہے۔ مولانا گیلانیؒ کی ادبی پہلوؤں میں موازنہ ومقارنہ، اشارات وکنایات، استعارات وتشبیہات اور میلادی مشاہدات ومکاشفات کو اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے مشترقین کے اعتراضات کے جوابات بھی قلم بند کئے ہے۔

حوالہ جات

---

[1] محمد ظفیر الدین مفتاحی، حیاتِ مولانا گیلانی، مجلس نشریات اسلامی، کراچی، ص:32

[2] ایضا، ص:74

[3] ابو سلمان شاہ جہان پوری، مناظر احسن گیلانیؒ شخصیت اور سوانح، (پٹنہ، خدابخش اور نیٹل پبلک لائبریری، 2002ء)، ص:152

[4] ایضا، ص:74

[5] ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری، مولانا مناظر احسن گیلانی (شخصیت و سوانح)، ص:138

[6] مقالہ نگار امان اللہ لاٹھور، علوم اسلامیہ کی تشکیل جدید میں مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کا کردار تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ (لاہور جامعہ پنجاب، 2009ء)، ص:79

[7] ایضا، ص:280

[8] ایضا، ص:279

[9] مقالہ نگار امان اللہ لاٹھور، علوم اسلامیہ کی تشکیل جدید میں مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کا کردار تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ (لاہور جامعہ پنجاب، 2009ء)، ص:28

[10] ضیائے تحقیق، شمارہ K، شعبہ علومِ اسلامیہ، (فیصل آباد گورنمنٹ کالج یونیورسٹی)، ص:145

[11] ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ سیرت، (لاہور، مارچ 2015)، ص:689

[12] سید سلیمان ندویؒ، ماہنامہ معارف، (اعظم گڑھ، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اپریل 1957)، ص:175

[13] مولانا ابوالحسن علی حسن ندویؒ، پرانے چراغ، (الفرقان لکھنؤ، اشاعت 2010ء)، ص:67

[14] مولانا مناظر احسن گیلانی، النبی الخاتم، مکتبہ اخوت، اردو بازار، لاہور، ص: 98

[15] ایضا، ص: 75

[16] محاضرات سیرت، ص:2005

[17] مولانا مناظر احسن گیلانی، النبی الخاتم، ص: 27

[18] محاضرات سیرت، ص: 2006

[19] علامہ منظور احمد فیضی، مقام رسول اللہ، (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2007)

[20] مولانا مناظر احسن گیلانی، النبی الخاتم، ص:105-97

[21] ایضاً، ص:28

[22] ایضاً، ص:98

[23] ایضاً، ص:24-10

[24] ایضاً، ص:93

[25] ایضاً، ص:93

[26] ایضاً، ص:27